روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 18 اگست 2003ء، 19 جمادی الثانی 1424 ہجری-18 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 185

جرم توحید

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ خانہ کعبہ کے صحن میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا۔ آنحضرت ﷺ کو کندھوں سے پکڑا آپ کی گردن میں کپڑا ڈالا اور گلا گھونٹنے لگا اسی دوران حضرت ابوبکرؓ آئے اسے پرے ہٹایا اور کہا کیا تم ایک شخص کو صرف اس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور وہ خدا کی طرف سے نشانات لے کر آیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر. سورة المومن. حدیث نمبر 4441)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود 1892ء میں لاہور تشریف لے گئے ... ایک شخص نے پیچھے سے آ کر حضرت مسیح موعود پر حملہ کر دیا۔ اور آپ کی کمر میں ہاتھ ڈال کے آپ کو گرا دینا چاہا۔ حضرت سنبھل گئے اور خدام نے اسے پکڑ لیا۔ وہ اپنی زبان پر بے قابو تھا۔ جو منہ میں آتا کہہ رہا تھا۔ حضرت کے خدام کو سخت طیش آیا۔ اور مخدومی حضرت سید خصیلت علی شاہ صاحب کو تو سخت غصہ آیا۔ اور قریب تھا کہ وہ حملہ آور کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ حضرت نے خدام کے اس جوش کو دیکھا۔ آپ کو اس کی حرکت کا ذرا بھی خیال نہ آیا۔ فرمایا جانے دو معذور ہے اور سخت تاکیدی حکم دیا۔ کہ کوئی اس کو کچھ نہ کہے۔ اور ہرگز نہ چھیڑے۔ اس کو لوگوں نے پکڑ لیا تھا۔ حضرت روانہ ہوئے اور خلاف عادت ہر دو چار قدم کے بعد مڑ کر دیکھتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ کہ دیکھو کوئی کچھ نہ کہے یہ معذور ہے۔ اور اسی طرح اپنے مکان میں آپ پہنچ گئے۔ اس کو چھوڑ دیا گیا اور وہ پھر پیچھے آیا اور مکان کے سامنے کھڑا ہو کر اپنی تقریر کرتا رہا۔ مگر حضرت بار بار تاکید فرماتے تھے کہ اس کو کچھ نہ کہا جاوے صبر کرنا چاہئے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ یہ محض حضور کی قوت قدسی کا اثر تھا۔ ورنہ اس وقت خدام میں ایسا جوش تھا۔ کہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔ اس واقعہ کی نوعیت پر غور کرو۔ ایک شارع عام پر ایک شخص مجنونانہ حملہ کرتا ہے اور زبانی ایذا رسانی کا کوئی دقیقہ باقی نہیں دیتا۔ حضرت کو اس وقت پوری قدرت اور طاقت حاصل ہے۔ کہ اس سے انتقام لیں اور اس کو اپنی شرارت کا مزہ چکھانے کے لئے خدام اپنی جان کی قیمت دینے کو تیار ہیں۔ اور اگر اس قسم کا کوئی عمل بھی نہ ہوتا تب بھی اس کو قانونی سلوک سے سزا دلائی جاسکتی تھی۔ مگر حضرت نے اس کی اس مجنونانہ حرکت پر کچھ بھی نوٹس نہ لیا۔ اور اپنے جذبات رحمت و شفقت کا نمونہ دکھایا۔ اور کامل حوصلہ اور حلم سے اس ساری تکلیف کو پی گئے۔

ایک دنیادار سر بازار اپنے اوپر اس قسم کا حملہ دیکھ کر خدا جانے کیا کر گزرتا۔ وہ اپنی عزت و آبرو اپنے درجہ اور مقام کے بتوں کو دیکھتا ہوا مر جاتا۔ اور جوش میں جو جائز ہوتا اندھا ہو جاتا۔ مگر حضرت مسیح موعود اس واقعہ پر سے ایسے گزر گئے کہ گویا کچھ بھی تو نہیں ہوا۔

(سیرة حضرت مسیح موعود ص 442)

عطیات برائے امداد طلباء

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں دین حق کے صحیح راستوں پر گامزن رہ کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرتی رہتی ہے۔ اور یہ دولت اور نعمت خدا تعالیٰ نے اس جماعت میں نظام خلافت کو جاری فرما کر ہمیں عطا فرمائی ہے۔ قرآن کریم اور آنحضرتؐ کا فرمان ہے ہر مرد و عورت کیلئے علم کا حصول لازمی ہے۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ ہماری جماعت میں کم ہی کوئی ایسا شخص ملتا ہے جو زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہو اس میں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی ذاتی کوشش اور مذکورہ بالا فرمان پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ وہاں جماعت کی انتظامیہ کو بھی خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ اس مبارک فرمان کیلئے ہر دور میں کوشاں رہتی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے عہد خلافت میں امداد طلباء کی تحریک فرمائی اور اس کے لئے ایک شعبہ مقرر فرمایا جو آجکل صدر انجمن احمدیہ کے تحت طلباء کی اعانت کی توفیق پا رہا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلباء کو وظائف دے کر ان کی تعلیم حاصل کرنے کی لگن میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔

یہ شعبہ خالصۃً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعہ کام کرتا ہے۔ اس لئے جماعت کے مخیّر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لیں تا کہ اس اعانت کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کی علمی پیاس بجھانے کے سامان کئے جاسکیں۔

اس کار خیر میں حصہ لینے والے احباب جہاں جماعت کے علمی معیار اور صاحب علم جماعت ہونے کے تشخص کو بحال کرنے والے ہونگے وہاں اس کے ذریعہ سے ایک قومی خدمت میں بھی حصہ لے رہے ہونگے۔

براہ کرم اس قومی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ عطیات اس فنڈ کیلئے بھجوائیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امداد طلباء بھجوا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1998ء ⑤

11,10 اکتوبر جماعت احمدیہ مڈغاسکر کا پہلا جلسہ سالانہ۔

11 اکتوبر لجنہ اماء اللہ ٹرینیڈاڈ کا سالانہ اجتماع۔

12 اکتوبر چک 20 لکھ تحصیل شکر گڑھ کے 4 احمدیوں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔

18,17 اکتوبر خدام الاحمدیہ جرمنی کی نویں مجلس شوریٰ

30 اکتوبر بیت مبارک ہالینڈ کی توسیع کے بعد افتتاح۔ 10 گنا اضافہ فرانس میں بیت الذکر سرکاری طور پر تسلیم کر لی گئی۔ ایم ٹی اے سٹوڈیو فرانس کا افتتاح۔

30 اکتوبر چوہدری عبدالرشید شریف صاحب کو لاہور میں شہید کر دیا گیا۔

31,30 اکتوبر / یکم نومبر جماعت احمدیہ فرانس کا 7واں جلسہ سالانہ

31 اکتوبر / یکم نومبر مجلس انصار اللہ جرمنی کی 9ویں مجلس شوریٰ۔ حاضری 251

4 تا 10 نومبر حضور کی تازہ تصنیف Revelation کے لئے انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر غانا میں 7 نومبر کو خصوصی تقریب۔

6 نومبر تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان 16 لاکھ 86 ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی۔

9 نومبر قادیان میں جدید ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

18 نومبر پنجاب اسمبلی نے ربوہ کا نام بدلنے کے لئے متفقہ طور پر قرارداد منظور کر لی۔ حضور نے 27 نومبر کے خطبہ میں اس پر تبصرہ فرمایا۔

25 نومبر جرمنی میں سو بیوت الذکر سکیم کے تحت پہلی بیت الذکر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

29 نومبر جماعت برما کا 34واں جلسہ سالانہ حاضری 250۔

یکم دسمبر ملک اعجاز احمد صاحب ڈھونیکے ضلع گوجرانوالہ کی شہادت وزیر آباد میں ہوئی۔

5 تا 7 دسمبر 107واں جلسہ سالانہ قادیان 22 ممالک کے 16000 افراد کی شرکت حضور کے افتتاحی اور اختتامی خطابات لندن سے براہ راست۔ دس ہزار سے زائد نومبائعین کی شرکت۔ گزشتہ چند سال میں بھارت میں 16 لاکھ افراد احمدی ہوئے۔

13,12 دسمبر سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ آسٹریلیا۔

13 دسمبر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت ملک بھر میں مثالی وقار عمل۔ 785 گھنٹے کام اور 6426 خدام کی شرکت۔

15 دسمبر جماعت سویڈن کے زیر اہتمام بین المذاہب سمپوزیم کا انعقاد۔

17 تا 19 دسمبر جماعت احمدیہ غانا کا 70واں جلسہ سالانہ۔ 45 ہزار افراد کی شرکت۔

18 دسمبر جماعت احمدیہ کوڑالی کیرالہ بھارت کی دومنزلہ عالی شان نئی بیت الذکر کا افتتاح بارہ لاکھ سے زائد رقم صرف ہوئی۔ بالائی منزل خواتین کے لئے ہے۔

21 دسمبر یکم رمضان سے آٹھویں عالمی درس القرآن کا آغاز۔ جمعہ کے علاوہ سارا ہفتہ درس ہوتا رہا۔ درس کا آغاز سورۃ نساء آیت 71 سے ہوا۔

متفرق

— اسسال امریکن احمدیوں کی ایک ٹیم نے حضور کی کتاب Revelation کا انڈیکس مرتب کیا۔

— 1898ء میں حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اس کے سو سال بعد 1998ء میں 20 بادشاہ احمدیت میں داخل ہوئے۔

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

(89)

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

قدرت کا عجیب نظارہ

محترمہ آمنہ صدیقہ ہاشمی صاحبہ لاہور اپنے والد محترم ڈاکٹر غلام علی ہاشمی قریشی مرحوم کے متعلق تحریر کرتی ہیں:-

محترم والد صاحب کی زندگی میں خاص جذبہ دعوت الی اللہ کارفرما نظر آتا ہے اکثر ہی نئی چھاؤنی میں تبدیل ہونے پر وہ دو چار لوگ چند ہی ماہ میں احمدی بنا لیتے اور چھوٹی سی جماعت قائم کر کے حضرت خلیفہ ثانی سے رابطہ قائم رکھتے ہوئے یہ سلسلہ جاری رکھتے اور جماعت کے افراد جو چند لوگ ہوتے تھے انہیں روزانہ علی الصبح فجر کی نماز کے بعد گھر پر قرآن مجید کا ترجمہ پڑھاتے اور درس دیتے جس میں والدہ صاحبہ اور افراد خانہ بھی شامل ہوتے۔

دہلی چھاؤنی میں قیام کے دوران بھی تین چار افراد کو والد صاحب کی (دعوت الی اللہ) سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

جو کہ اسی طرح روزانہ باقاعدگی سے صبح کی نماز میں شامل ہونے کیلئے ہمارے گھر پر تشریف لاتے بعد ازاں قرآن مجید کا ترجمہ سیکھتے اور درس سے استفادہ کرتے اور جمعہ کی نماز بھی ہمارے ہاں ہی ادا کرتے کیونکہ والد صاحب نے اپنے گھر میں ہی سینٹر بنایا ہوا تھا۔ (-)

اسی طرح والد صاحب جب کلکتہ میں بارک پور چھاؤنی میں پوسٹ ہوئے۔ (جو ان کی زندگی کا آخری سٹیشن ثابت ہوا) تو وہاں پہنچتے ہی اپنے حلقہ احباب میں (دعوت الی اللہ) کا سلسلہ قائم کر لیا۔ اور جب والد صاحب نے محسوس کیا کہ ملٹری کی ملازمت کی وجہ سے نمایاں طور پر مباحثہ میں حصہ نہیں لے سکتا تو انہوں نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ چند مولوی صاحبان کا قابل جید علماء پر مشتمل ایک گروپ کلکتہ بھجوایا جائے تا کہ وقت مقرر کردہ پر پہنچ کر مباحثہ میں حصہ لے سکیں۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے محترم مولوی محمد صاحب کے ہمراہ چند افراد بھجوا دیئے۔ محترم مولوی صاحب نے کلکتہ پہنچ کر والد صاحب سے ملاقات کی اور پروگرام سیٹ کر کے جائے رہائش تشریف لے گئے۔

اتفاق کی بات ہے کہ والد صاحب کے پیٹ میں اسی رات Cpeadea کی درد اٹھی اور اپریشن ہوا اور اگلے روز ۔ بابے احتیاطی کے نتیجہ میں ان کی وفات ہو گئی۔ کیونکہ ہم گھر والے سب قادیان تھے اس لئے علم نہ ہو سکا۔ لیکن ہم تک جو باتیں پہنچی ہیں وہ یہ تھیں کہ وفات سے کچھ دیر پہلے ان کے پاس سرہانے کھڑے ہوئے ایک دوست نے والد صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا کہ ڈاکٹر صاحب آپ کیا دیکھ رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں خدا کی قدرت دیکھ رہا ہوں۔ پھر اٹھتے ہی والد صاحب فرمانے لگے کہ جو خدا کے نیک بندے ہوتے ہیں وہ (دعوت الی اللہ) کو کبھی چھوڑا نہیں کرتے۔ والد صاحب نے تین بار یہ جملہ دہرایا۔ اور یہ کہتے ہوئے اپنی جان خدا کے سپرد کر دی۔ اور جو گروپ مباحثہ کے لئے والد صاحب نے بلوایا تھا انہوں نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔ خدا کی قدرت کا عجیب نظارہ تھا جو ظہور میں آیا۔

(خوبصورت یادیں ص 42 تا 44۔ از آمنہ صدیقہ ہاشمی شائع کردہ لجنہ اماء اللہ لاہور)

> دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعف دین مصطفیٰ
> مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
> اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا
> مجھ کو دکھلا دے بہار دیں کہ میں ہوں اشکبار
> (حضرت مسیح موعود)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ۔ 7ھ کے واقعات

خیبر کی تسخیر اور یہود کی بعض دیگر بستیوں سے معاہدات

مکرم ہادی علی چوہدری صاحب

قسط سوم آخر

مرحب کا انجام

آنحضرت ﷺ کا عطا کردہ جھنڈا اور ہدایت لئے حضرت علیؓ قموص قلعے کی سمت بڑھے لیکن قبل اس کے کہ وہ انہیں اسلام کی طرف دعوت دیتے یا صلح پر مبنی کوئی پیغام دیتے، مرحب اپنے گھمنڈ میں سامنے آیا۔ زرد رنگ کے یمنی مِغفَر (لوہے کی جالی جو خود کے نیچے پہنی جاتی ہے) پر اس نے پتھر کا خود پہنا ہوا تھا۔ آپؓ کو مبارزت کے لئے بلاتے ہوئے اس نے یہ رجز پڑھی۔

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

کہ خیبر جانتا ہے کہ میں مسلح، بہادر اور تجربہ کار پہلوان مرحب ہوں۔ اس کے جواب میں حضرت علیؓ نے یہ رجز کہی

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَه
كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَه

کہ میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام شیر رکھا ہے۔ جو جنگل کے شیر کی مانند ہیبت ناک ہے۔

مرحب آگے بڑھا تو حضرت علیؓ نے تلوار کی ایسی پُر قوت ضرب لگائی کہ اس کے سنگی خود اور آہنی مغفر کو چیرتی ہوئی سر کو کاٹ کر دانتوں تک اتر گئی۔ اس کاری ضرب سے پتھر، لوہے اور کھوپڑی کے کٹنے کی ایسی پُر ہیبت آواز بلند ہوئی کہ اسے ساری فوج نے سنا۔

(طبری حالات 7ھ غزوہ خیبر)

آناً فاناً مرحب کا موت کے گھاٹ اتر جانا ایک غیر معمولی اور عظیم الشان واقعہ تھا کیونکہ اس شخص کی شہرت کو مبالغہ آمیزی سے اس حد تک پہنچا دیا گیا تھا کہ یہودی اپنی طاقت کا بہت انحصار اس پر کرتے تھے۔ ایک ہی وار سے ایسے شخص کے کٹ جانے سے ان پر نفسیاتی اثر یہ ہوا کہ وہ بالکل خوف زدہ ہو گئے اور ان کے حوصلے پست ہو گئے۔ اس کے باوجود غالباً آخری زور کے طور پر انہوں نے یک جان ہو کر حملہ کیا مگر زیادہ دیر تک مسلمانوں کے سامنے قائم نہ رہ سکے اور بھاگ نکلے۔

(المواہب اللدنیہ غزوہ خیبر)

یہودی جب اپنے یکجائی حملہ میں پسپا ہوئے تو اب ان کے لئے بھاگ کر قلعہ بند ہو جانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ اگر وہ قلعہ میں داخل ہو کر قلعہ بند ہونے میں کامیاب ہو جاتے تو قلعہ کو فتح کرنے کے لئے کئی دن تک محاصرہ کرنا پڑتا اور مسلمانوں کی حتمی فتح میں اور تاخیر ہو جاتی۔ حضرت علیؓ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی بہادری کے ساتھ جنگی ہنر اور حکمتِ عملی سے بھی نوازا تھا۔ آپؓ اس متوقع مشکل کو مدنظر رکھتے ہوئے فوراً قلعہ کے دروازہ کی طرف لپکے اور اپنی ڈھال پھینک کر دروازے کے ایک پٹ کو مضبوطی سے تھام لیا۔ یہودی دروازہ بند کرنے کے لئے آپؓ پر وار کرتے، آپؓ دروازے کے پیچھے ہو کر ان کے وار سے بچتے۔ گویا اسے ڈھال کے طور پر استعمال کرتے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

کہ حضرت علیؓ نے قلعہ کے دروازے کے ایک پٹ کو اپنی طرف پوری قوت سے کھینچے رکھا۔

(تاریخ الخمیس غزوہ خیبر)

اور یہ بھی لکھا ہے

کہ علیؓ نے قلعہ کا دروازہ تھام لیا اور خود اس کی اوٹ میں آ کر اسے بطور ڈھال استعمال کرتے رہے۔

(ابن ہشام غزوہ خیبر فتح خیبر علیٰ ید علیؓ)

اتنے میں مسلمانوں کا ایک دستہ آپؓ کے پاس پہنچ گیا اور لڑتے ہوئے قلعہ کے اندر داخل ہو گیا اور پھر اسلامی لشکر نے حضرت علیؓ کی قیادت میں اس قلعہ کو فتح کر لیا جو خیبر کا سب سے اہم اور مضبوط قلعہ تھا۔

اس معرکہ میں حضرت محمد بن مسلمہؓ کے ہاتھوں مرحب کا بھائی حرث بھی قتل ہوا۔ آپؓ نے تلوار کے وار سے اس کی ٹانگیں کاٹ دیں جب وہ گر پڑا تو اس کو قتل کر دیا گیا۔ (زرقانی غزوہ خیبر) اس کا قتل بھی یہودیوں کے لئے حوصلہ شکن تھا۔ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ حضرت محمد بن مسلمہؓ نے اس کی ٹانگیں کاٹ دیں اور اسے تڑپتا ہوا اس لئے چھوڑ دیا کہ وہ خوب تڑپ تڑپ کر اذیت میں مرے اور اسے معلوم ہو کہ ان کے بھائی حضرت محمود بن مسلمہؓ نے بھی تکلیف میں جان دی تھی۔

یہ بھی ایک خود تراشیدہ کہانی ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ دراصل کئی روایتیں جو خصوصاً یہود سے متعلق ہیں روایت کرنے والوں نے یہودیوں سے واقعات سن کر بھی درج کی ہیں۔ ایسی روایات میں اکثر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ان کی سند میں کسی مقام پر جا کر راویوں کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ ان کے غیر مستند ہونے کی دلیل ہے۔ نیز ایسی روایات عموماً آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کی سیرت اور مقام سے مطابقت ہی نہیں رکھتیں۔ اس لئے انہیں بہرحال قبول نہیں کیا جا سکتا۔ کچھ ایسا ہی حال اس زیرِ نظر قصے کا بھی ہے۔ آنحضرت ﷺ تو ایک مجسّم رحمت تھے۔ انسان تو کجا آپؐ نے تو جانوروں پر بھی نرمی برتنے کی تعلیم دی تھی چنانچہ فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو نرمی اور مہربانی سے پیش آنے کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ اگر تم قتل کرو تو اس میں بھی احسان کو مدنظر رکھو یعنی دشمن کو قتل کرتے وقت بھی تکلیف سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرو اور کسی جانور کو مارنے لگو تو اس میں بھی نرمی اور رحم دلی دکھاؤ اور جب کسی جانور کو ذبح کرنے لگو تو اچھے اور رحم دلی کے طریق سے ذبح کرو۔ مثلاً اپنی چھری خوب تیز کرو ذبیحہ کو تکلیف نہ ہو۔''

(مسلم کتاب الصید والذبائح باب الامر باحسان الذبح والقتل)

اور یہ بھی کہ ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کرو۔

آپؐ کی یہ تعلیم اپنے الفاظ اور روح کے ساتھ صحابہؓ کے مدنظر تھی اور وہ اس پر پوری طرح کاربند بھی تھے۔ لہٰذا یہ ناممکن تھا کہ وہ ایک انسان کو تڑپا تڑپا کر مارتے۔ اس غزوہ میں آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو جو شعار دیا تھا وہ بھی يَا مَنْصُوْرُ أَمِتْ أَمِتْ تھا۔ یعنی اے مدد یافتہ! مار ڈال مار ڈال۔ اس شعار میں بھی دفعۃً مار دینے کی ترغیب اور اذیت دے کر مارنے سے ممانعت نظر آتی ہے۔ اور صحابہؓ ایسا ہی کرتے تھے۔ پس حرث کو اذیت دے کر قتل کرنے کا یہ قصہ درست نہیں ہے۔

مرحب کے ایک اور بھائی یاسر کا ذکر بھی آتا ہے۔ جب اس نے مبارزت کرتے ہوئے للکارا تو اس کے مقابل پر حضرت زبیر بن العوامؓ نکلے اور اسے فوراً قتل کر دیا۔ (ابن ہشام غزوہ خیبر)

بہرحال مسلسل 20 دنوں کے محاصرے اور معرکوں کے بعد خیبر کا سب سے بڑا اور مضبوط قلعہ قموص بھی فتح ہو گیا۔

قلعہ وطیح اور قلعہ سلالم کی تسخیر

قموص کے بعد یہودی بھاگ کر کتیبہ کے دوسرے قلعوں وطیح اور سلالم میں پناہ گزین ہو گئے۔ ۱۴ دن کے محاصرہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے ان قلعوں کے لئے منجنیق استعمال کرنے کا ارادہ فرمایا تو یہودیوں کو یقین ہو گیا کہ اب ان کی شکست یقینی ہے۔ چنانچہ انہوں نے مصالحت کی طرح ڈالی اور کنانہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ وہ گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ آپؐ نے اسے منظور فرمایا۔ (طبری و زاد المعاد اور واقدی وغیرہ)

اس طرح یہ باقی دو قلعے بھی فتح ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے ساتھ سارا خیبر تسخیر ہو گیا۔

شہداء خیبر

خیبر کے سب معرکوں میں مجموعی لحاظ سے ۹۳ یہودی ہلاک ہوئے جن میں سے مرحب، حرث، اسیر، یاسر اور عامر زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے مقابل پر صحابہؓ میں سے ۱۷ شہید ہوئے جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ حضرت ربیعہ بن اکثمؓ، ۲۔ حضرت ثقف بن عمرو بن سمیطؓ، ۳۔ حضرت رفاعہ بن مسروحؓ، ۴۔ حضرت عبداللہ بن امیہؓ، ۵۔ حضرت محمود بن مسلمہؓ، ۶۔ حضرت ابو ضیاح بن نعمانؓ، ۷۔ حضرت عدی بن مرّہؓ، ۸۔ حضرت اویس بن حبیبؓ، ۹۔ حضرت انیف بن وائلؓ، ۱۰۔ حضرت حارث بن حاطبؓ، ۱۱۔ حضرت مسعود بن سعدؓ، ۱۲۔ حضرت فضیل بن نعمانؓ، ۱۳۔ حضرت عامر بن الاکوعؓ، ۱۴۔ حضرت عمارہ بن عقبہ بن عبادؓ، ۱۵۔ حضرت یسارؓ، ۱۶۔ اشجع قبیلہ سے ایک صحابیؓ۔ یہ سب دورانِ جنگ شہید ہوئے۔ بعد میں حضرت بشر بن البراءؓ نے زہر کی وجہ سے جامِ شہادت پیا۔ اور شہداء کی کل تعداد ۱۷ ہو گئی۔

سر ولیم میور نے شہداء کی تعداد ۱۹ لکھی ہے۔ اس نے غالباً اپنے نیزے سے خودکشی کرنے والے شخص نیز مدعم غلام کو بھی جو اس غزوہ کے بعد نامعلوم تیر کی وجہ

سے ہلاک ہوا، غلطی سے شہداء میں شامل کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ تناسب کے لحاظ سے یہودی مقتولین کی تعداد مسلمان شہداء کی تعداد سے کم تھی۔

کنانہ کا قتل اور اس کی وجہ

یہ آنحضرت ﷺ کے صبر اور آپؐ کے عفو و رحم کی بے نظیر داستان ہے کہ یہود نے باوجود اس کے کہ ہر موقع پر آپؐ کے ساتھ کئے گئے معاہدوں کو توڑا تھا اور ہر جگہ غداری کی تھی مگر آپؐ نے ہمیشہ ان کو معاف بھی کیا اور کوشش بھی کی کہ ایسا فیصلہ ہو جس میں عفو و ترحم ہو۔ یہاں بھی اس امید پر کہ شاید یہود اب سب کچھ گنوانے کے بعد ہی امن و عافیت کی طرف لوٹ آئیں، آپؐ نے ان سے گفت و شنید کی۔

کنانہ نے عرض کی کہ ان سے نرمی کا سلوک کیا جائے، ان کا خون معاف کیا جائے اور ان کو خیبر سے جلا وطن ہونے کی اجازت دی جائے اور یہ بھی درخواست کی کہ یہاں کا سونا، چاندی اور زیورات وغیرہ سب آپؐ کے ہوں گے۔ اخراج کے وقت وہ باقی جو کچھ اپنے ساتھ لے جاسکتے ہوں گے، انہیں لے جانے کی اجازت دی جائے۔

(طبری، زادالمعاد، ابن ہشام، زرقانی غزوۂ خیبر)

چونکہ بار بار کے تجربوں سے یہ ثابت تھا کہ وہ پھر اپنی عادت کے مطابق بدعہدی کریں گے، آپؐ نے شرائط کو اس لئے نسبتاً سخت رکھا کہ وہ انجام سے ڈر کر بدعہدی نہ کریں اور سزا سے بچ جائیں۔ اس لئے آپؐ نے واضح طور پر بتایا کہ "یہ ضروری ہے کہ وہ نہ تو کچھ چھپائیں گے اور نہ ہی کوئی چیز غائب کریں گے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر نہ کوئی معاہدہ باقی رہے گا نہ کوئی ذمہ۔" آپؐ نے فرمایا "اگر تم نے مجھ سے کچھ چھپایا تو میں تمہارے لئے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ذمہ سے بری ہو جاؤں گا۔" ان شرائط پر وہ رضامند ہوگئے۔

بنو نظیر کے سردار حیی بن اخطب نے مدینہ سے جلا وطن ہوتے ہوئے اپنا سارا خزانہ خیبر میں منتقل کیا تھا جس کا آنحضرت ﷺ کو علم تھا اور یہ بھی اندازہ تھا کہ وہ خزانہ کس قدر ہے اور یہ بھی معلوم تھا کہ وہ اب کنانہ کی تحویل میں ہے۔ اس لئے آپؐ نے کنانہ سے اس کے بارہ میں پوچھا تو اس نے صاف انکار کرتے ہوئے یہ جواز پیش کیا کہ وہ جنگوں اور متفرق اخراجات میں صَرف ہو چکا ہے۔ آپؐ نے اس کے عذر کو رد کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ درست نہیں۔ کیونکہ مال تو بہت زیادہ تھا جبکہ عرصہ اتنا زیادہ نہیں بیتا کہ وہ ختم ہو جاتا۔ آپؐ نے مزید یہ بھی فرمایا کہ تم نے وہ خزانہ چھپایا ہے اور اگر وہ ہمیں مل گیا تو معاہدہ ختم ہو جائے گا۔ آپؐ نے یہ بات پہلے بھی کہی تھی، اب مکرر یاد دلا کر اسے معاملہ کی نزاکت کا احساس دلایا لیکن اس کی کجی نے اسے بدعہدی پر ہی قائم رکھا۔ اس نے اس شرط کو پھر منظور کیا اور خزانہ کے متعلق اب بھی کچھ نہ بتایا۔

(ابن ہشام و زرقانی غزوہ خیبر)

آنحضرت ﷺ نے کنانہ کے چچا سعیہ سے بھی پوچھا تو اس نے بھی صحیح بات بتانے سے انکار کیا

(ابو داؤد۔ کتاب الخراج باب حکم ارض خیبر)

اس پر آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کو غیر یہود میں سے بھی دس افراد کو گواہ ٹھہرایا۔ ابھی یہ معاملہ چل ہی رہا تھا کہ ایک یہودی نے کنانہ سے کہا۔ "محمد (ﷺ) نے جس چیز کے متعلق تجھ سے پوچھا ہے وہ تو تیرے پاس ہے اور تجھے اس کا علم ہے۔ اس لئے تیری بہتری اسی میں ہے کہ صحیح صحیح بتا دے۔" کنانہ نے اس شخص کو ڈانٹ دیا اور خود صحیح بات کو چھپا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے جب کنانہ کے عم زاد ثعلبہ بن سلام بن ابی الحقیق سے اس کی بابت پوچھا تو اس نے نشاندہی کرتے ہوئے بتایا کہ اسے اتنا علم ہے کہ کنانہ فلاں جگہ پھرا کرتا تھا۔ آپؐ نے اس جگہ کو کھودنے کا حکم فرمایا جس کی اس نے نشاندہی کی تھی تو کچھ خزانہ تو وہاں سے نکل آیا لیکن باقی کے متعلق کنانہ نے پھر اخفاء سے کام لیا۔

(طبری، واقدی، ابن ہشام و زادالمعاد غزوہ خیبر)

اس ساری گفت و شنید اور خزانے کی برآمدگی سے یہ بالکل عیاں ہے کہ صلح اور امان کے معاہدہ پر کنانہ غیر سنجیدہ تھا اور کھلی کھلی بدعہدی اور غداری کا عزم رکھتا تھا۔ وہ وقتی طور پر بچ کر اور چھپائی ہوئی دولت کو بروئے کار لا کر اسلام کے خلاف لازماً انتقامی کارروائی کا پختہ ارادہ رکھتا تھا۔ اس پر اس کے ماضی کا کردار بھی شاہد تھا۔ آنحضرت ﷺ سے کئے گئے اس تازہ معاہدہ کے مطابق تو اس کا خون بھی معاف کیا جا چکا تھا، نرمی کے سلوک کا بھی وعدہ ہو چکا تھا اور جلاوطنی کی بھی اسے اجازت تھی۔ مگر ان سب اجازتوں پر مشتمل رحیمانہ معاہدہ پر وہ باوجود حالات کی نزاکت اور بد انجام کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے از خود خطِ تنسیخ پھیر چکا تھا لہٰذا اب وہ آپؐ کے زیرِ اختیار تھا۔ آپؐ اسے کسی بھی قسم کی سزا دے سکتے تھے کیونکہ اپنے ہی اقرار کے مطابق وہ ہر سزا کا مستحق تھا۔ لیکن آپؐ نے اس سے پہلوتہی کی اور اللہ اور رسول کے ذمّہ سے بری ہو کر اس سے اپنا اختیار اٹھا لیا اور غیر جانبدار ہو کر اس کا معاملہ اس شخص کے سپرد کر دیا جس کے بھائی کا وہ قاتل تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس کو محمد بن مسلمہؓ کے حوالے کر دیا جنہوں نے اسے اپنے بھائی محمود بن مسلمہؓ کے قصاص میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔

(طبری حالات ۷ھ غزوۂ خیبر)

آپؐ نے محمد بن مسلمہؓ کو یہ بالکل نہیں فرمایا کہ اسے قتل کر دو یا اپنے بھائی کا قصاص لو بلکہ یہ بھی ان کی صوابدید پر چھوڑ دیا کہ جو چاہیں فیصلہ کریں۔ وہ اسے معاف کرتے تو بھی ان کو اس کا حق تھا اور اگر قتل کر دیا تو اپنے بھائی کے قصاص میں یہ بھی ان کا حق تھا۔

پس مستشرقین کا یہ الزام بالکل غلط ہے کہ آنحضرت ﷺ نعوذ باللہ یہود کے خزانوں کے لالچ میں خیبر پر حملہ آور ہوئے تھے اور ان خزانوں کی نشاندہی نہ کرنے پر کنانہ اور اس کے بھائی کو قتل کیا گیا۔ اگر خزانہ کی نشاندہی نہ کرنے اور اس کو چھپانے کی وجہ سے قتل کیا جاتا تو صرف کنانہ ہی کو قتل نہ کیا جاتا بلکہ اس جرم میں تو اس کا چچا سعیہ بھی شریک تھا، اسے بھی قتل کیا جاتا۔ لیکن اسے کچھ نہیں کہا گیا۔ مستشرقین اس بات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ کنانہ کو تحفظ اور امان دینے کی شرط یہ تھی کہ وہ کچھ نہیں چھپائے گا۔ اور یہ کہ وہ یہ شرط توڑ کر اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے عطا شدہ تحفظ و امان از خود اٹھا چکا تھا۔

چونکہ یہ دونوں باتیں یعنی خزانہ کی تفتیش اور کنانہ کا قتل، ایک ساتھ وقوع پذیر ہوئیں اور دونوں اسی سے متعلق تھیں اس لئے دونوں کو ایک ہی کیس سمجھ لیا گیا لیکن روایات اور اصل واقعات کی چھان بین کی جائے تو یہ حقیقت نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ دونوں امور بالکل الگ الگ تھے اور دونوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں تھا۔

ان دونوں کو اس لئے بھی ایک سمجھا گیا کہ کئی ایک روایات میں یہ بات شامل ہوگئی کہ کنانہ کے ساتھ اس کا بھائی بھی قتل کیا گیا تھا۔ یعنی یہ سمجھ لیا گیا کہ اگر قصاص کا معاملہ ہوتا تو صرف کنانہ قتل کیا جاتا۔ کنانہ کے ساتھ اس کے بھائی کو بھی قتل کیا جانا یقیناً خزانہ چھپانے کی وجہ سے ہی تھا۔ منٹگمری واٹ نے بھی "Mohammad at Madina" میں یہی تحریر کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایسی روایات تاریخ کی کئی کتب میں موجود ہیں۔ ابن سعد اور زادالمعاد وغیرہ میں بھی بیان ہوئی ہیں۔ یہ روایات بالکل درست نہیں کیونکہ حقیقتِ حال کے خلاف ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان روایات میں کنانہ کے ساتھ اس کے جس بھائی کے قتل کا ذکر آتا ہے، اسے ہرگز قتل نہیں کیا گیا۔ بخاری، کتاب الشروط کے مطابق وہ حضرت عمرؓ کے عہد تک زندہ تھا اور اس وقت تک خیبر میں ہی مقیم تھا۔

کنانہ کے اس واقعہ میں ایک صریحاً غلط کہانی اور بھی داخل ہو کر عام ہوگئی جسے بہت سے مستشرقین نے خوب بیان کیا ہے۔ یہ بھی سیرت و تاریخ کی کئی ایک کتابوں میں مذکور ہے۔ وہ کہانی یہ ہے کہ کنانہ نے جب خزانے کے بارہ میں بتانے سے انکار کیا تو آنحضرت ﷺ نے اسے حضرت زبیرؓ کے حوالے کر دیا اور وہ اسے سخت اذیتیں دیتے تھے حتیٰ کہ اس کے سینے پر چقماق رگڑ کر آگ جلاتے تھے۔ اس اذیت سے وہ تقریباً مرنے والا ہو جاتا تھا۔

آنحضرتؐ کا ترحم

ایسے قصے بھی من گھڑت ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کی شان، آپؐ کے مقام اور آپؐ کے ترحم کے منافی ہیں۔ آپؐ کا دامنِ رحمت تو اس قدر وسیع تھا کہ جانوروں کو بھی تکلیف سے بچانے کی تاکیدی تعلیم دیتے تھے۔ پس اس سراپا رحمت (ﷺ) کی اس قسم کے واقعہ سے نسبت ہی کوئی نہیں۔ آپؐ نے تو اس سے بھی عفو کا سلوک کیا تھا جس نے آپ کو زہر دے کر قتل کرنے کی کوشش کی تھی اور اس شخص سے بھی درگزر فرمایا تھا جس نے آپؐ پر جادو کرنے کا ڈھونگ رچایا تھا۔ پس یہ واقعہ کسی طرح بھی آنحضرت ﷺ کی ذات اور پاک سیرت سے مناسبت نہیں رکھتا اور نہ ہی صحابہؓ کی سیرت سے مطابقت رکھتا ہے اس لئے قبول کرنے کے قابل نہیں۔

خیبر مکمل طور پر فتح ہو چکا تھا اور اس کے مکین کلیۃً آنحضرت ﷺ کے رحم و کرم پر تھے۔ جلاوطنی کے لئے وہ پہلے ہی درخواست گزار چکے تھے اور ساتھ یہ بھی کہ جو کچھ وہ اٹھا سکیں انہیں وہ ساتھ لے جانے کی اجازت ہو۔ ان کی یہ درخواست آپؐ منظور فرما چکے تھے۔ چنانچہ جب کنانہ کا معاملہ بھی ختم ہو گیا تو اب جلاوطنی کا معاملہ طے ہونا باقی تھا۔ اس موقع پر یہود نے آنحضرت ﷺ کے عفو و انصاف اور ترحم کو دیکھ کر یہ گزارش کی کہ

"ہم زمیندارہ میں ماہر ہیں، ہم زمین کو بہتر طور پر کاشت کر سکتے ہیں اس لئے آپؐ اگر ہمیں خیبر میں آباد رہنے دیں تو ہم پیداوار کا نصف آپ کو ادا کریں گے۔"

آنحضرت ﷺ نے ان کی اس درخواست کو قبول فرمایا۔

(بخاری کتاب المغازی باب معاملة النبی ﷺ أهل خیبر و واقدی و زرقانی غزوه خیبر)

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک بھاری تاوان تھا جو اُن پر لاگو کیا گیا۔ اسی وجہ سے اس معاملہ کو بھی مستشرقین نے طعن کا نشانہ بنایا ہے۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ اگر اس معاملہ کو حقیقت کے آئینہ میں دیکھا جائے تو خیبر والوں کے لئے اس سے بہتر اور کوئی سودا یا معاہدہ ممکن ہی نہیں تھا۔ اسی لئے انہوں نے از خود یہ تجویز پیش کی جسے آنحضرت ﷺ نے قبول فرمالیا۔ یہ حکم نہیں تھا جو آپؐ نے ان پر جبراً لاگو کیا تھا۔

اہلِ خیبر اس سودے کو اس لئے بھی بہترین سمجھتے تھے کہ غزوۂ خیبر سے پہلے وہ اسلام کے خلاف مدد کرنے کی شرط پر غطفانیوں سے یہی سودا کر چکے تھے۔

(تاریخ الخمیس و واقدی و زرقانی غزوه خیبر)

اب فتح خیبر کے بعد حسبِ معاہدہ نصف کی ادائیگی کی صورت وہی پہلے والی ہی تھی۔ البتہ ایک فرق تو یہ تھا صرف یہ کہ اب غطفانیوں کی بجائے یہ ادائیگی مسلمانوں کو کرنی تھی اور دوسرا فرق یہ تھا کہ غطفانیوں سے وہ معاہدہ امن برباد کرنے کی غرض سے تھا اور اب یہ معاہدہ امن کے قیام کے لئے اور سلامتی میں آنے کے لئے تھا۔ جسے آنحضرت ﷺ نے قبول فرمایا۔ آپؐ کا ان کی اس درخواست کو قبول فرمانا آپؐ کے بے پایاں رحم و کرم کی عکاسی کرتا ہے۔ یہود کا یہ کہنا کہ "وہ زمیندارہ میں ماہر ہیں اور وہ زمین کو بہتر طور پر کاشت کر سکتے ہیں" یہ کوئی ایسی دلیل یا وجہ نہیں تھی کہ آپؐ اس وجہ سے ان کی درخواست قبول فرما لیتے۔ کیونکہ زمیندارہ میں مدینہ کے انصار بھی ماہر تھے وہ بھی بہترین کاشتکاری کرتے تھے۔ لہٰذا یہود کا خیبر سے انخلاء کر کے یہ زمین ان کے سپرد بھی کی جاسکتی تھی۔ یہ صرف آنحضرت ﷺ کی رحمت تھی اور آپ کا کرم تھا کہ آپؐ نے انہیں خیبر میں رہنے کی اجازت دی اور انہی کی پیش کردہ شرائط پر معاہدہ بھی کیا۔ مگر اس کے باوجود نہ ان کو ایمان نصیب

ہوا نہ ہی وہ شرارتوں سے باز آئے۔

فتنوں کو پالنے والے اور سازشوں کو ہوا دینے والے خیبر کے سارے رئیس و سردار اپنے کیفر کردار کو پہنچ چکے تھے اور آئندہ بظاہر شر انگیزی کا خطرہ باقی نہ رہا تھا اس لئے آنحضرت ﷺ نے ایک بار پھر ان کو مہلت دی اور ان کی یہ پیشکش قبول کر لی۔ البتہ گزشتہ واقعات اور تجربہ کی بنا پر نیز حفظِ ماتقدم کے طور پر یہ شرط ضرور عائد کر دی کہ "ہم جب بھی چاہیں گے تمہیں نکال دیں گے۔" (ابنِ ہشام وطبری غزوہ خیبر)

یہاں ضمناً یہ ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اس اقدام سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہاں دورانِ جنگ جو قیدی بنائے گئے تھے وہ اس معاہدہ سے پہلے ہی آزاد کر دیئے گئے تھے۔ اگر وہ آزاد نہ کئے گئے ہوتے تو یہ معاہدہ ناقص رہتا۔ پس خیبر سے نہ کوئی قیدی غلام بنایا گیا اور نہ ہی کوئی قیدی آنحضرت ﷺ کے لشکر کے ساتھ مدینہ لایا گیا۔ خیبر کے لوگوں میں سے صرف حضرت صفیہؓ تھیں جو اسلامی لشکر کے ہمراہ آئیں مگر قید ہو کر نہیں بلکہ اپنی رضا، خواہش اور خوشی کے ساتھ اور زیور اسلام سے آراستہ ہو کر نیز آنحضرت ﷺ کی حرم کے عظیم اعزاز اور امّ المؤمنین کے بلند مقام پر فائز ہو کر مدینہ آئیں۔

تورات کے قدیم نسخے

خیبر سے دورانِ جنگ مسلمانوں کو تورات کے قدیم نسخے بھی ملے جن کے بارہ میں کہا جاتا تھا کہ وہ تحریف سے پاک تورات کے اصل صحیفے ہیں۔ یہود نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ان کی واپسی کی درخواست کی جسے آپؐ نے قبول کرتے ہوئے صحابہؓ کو ارشاد فرمایا کہ یہ صحیفے ان کو واپس کر دیئے جائیں۔ آپؐ کے ارشاد کی تعمیل میں انہیں وہ صحیفے واپس کر دیئے گئے۔ (سیرت الحلبیہ غزوۂ خیبر)

آنحضرت ﷺ کو زہر دے کر قتل کرنے کی ناکام کوشش

خیبر کے لوگوں کو خیبر میں رہنے کی اجازت کے ساتھ عام آزادی مل چکی تھی اور ان کے روزمرّہ کے کام کاج اب معمول پر آنے لگے تھے۔ آنحضرت ﷺ ابھی وہیں قیام فرما تھے۔ اس دوران یہودیوں نے آنحضرت ﷺ کے قتل کی انتہائی مجرمانہ سازش تیار کی۔ اس کے لئے انہوں نے باقاعدہ مشورہ کر کے زینب بنت الحارث کو تیار کیا۔ یہ مرحب کی بیوی تھی اور سلام بن مشکم کی بہن تھی۔ اس نے حسبِ تجویز آپؐ کے لئے اور آپؐ کے صحابہؓ کے لئے بکری کا بھنا ہوا گوشت بھجوانے کی درخواست کی جسے آپؐ نے قبول فرمایا۔ اس نے یہ پتہ کر لیا تھا کہ آپؐ کو بکری کی دستی (اگلی ران) کا گوشت بہت مرغوب ہے۔ چنانچہ اس نے جب گوشت بھونا تو اس میں زہر ملایا اور خصوصاً دستی کو خوب زہر آگیں کیا۔ (زرقانی وابنِ ہشام غزوہ خیبر)

باقی صفحہ 6 پر

میاں عبدالقیوم صاحب

کوچہ ہائے قادیان اور اس کے مقدس مکینوں کی یادیں

قادیان کی یاد کبھی مٹ نہیں سکتی جہاں صدیوں کی خشکی کے بعد آسمانی بارش کا نزول ہوا تھا۔ فرشتوں کا نزول ہوا تھا۔ وہ دنیا میں ہونے کے باوجود ایک آسمانی اور جنتی بستی تھی۔ اس کے مکین چلتے پھرتے آسمانی نشان تھے۔ دیکھئے! ہم احمدیہ چوک میں کھڑے ہیں۔ ایک طرف سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب سبز پگڑی اور سبز چوغہ پہنے آہستہ آہستہ تشریف لا رہے ہیں۔ دور سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی خدا کا ولی ہے۔ معمولی تعلیم حاصل کرنے کے باوجود امریکن یونیورسٹیوں کی طرف سے ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں رکھتے تھے اور وہاں مشہور بھی ڈاکٹر صادق کے نام سے تھے۔ اپنے آقا مسیح موعود کے پاس بیٹھے تھے کہ بی اے کے امتحان کا نتیجہ آیا اور معلوم ہوا کہ مفتی صاحب کامیاب نہیں ہو سکے۔ خدا کے مقدس مسیح نے (جن پر ہماری جانیں فدا ہوں) فرمایا مفتی صاحب جانے بھی دیں۔ ڈگریاں تو آ ہی جائیں گی۔ اور مسیح موعود کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے پندرہ بیس سال بعد امریکن ماہر علوم نے اس ایف اے پاس حواری کو LL.D. DDL. D.D. Ph.D وغیرہ کی ڈگریاں بصد احترام پیش کیں۔

پھر دیکھیں حضرت مولوی شیر علی صاحب تشریف لا رہے ہیں آپ کے لب ہر وقت ذکر الٰہی سے تر ہیں۔ سلام کرنے میں ہمیشہ پہل فرماتے ہیں۔

بیت مبارک میں تشریف لے گئے ہیں اور وہاں نوافل ادا کر رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا کہ حضرت مولوی صاحب اس وقت اس عالم میں نہیں ہیں کیونکہ سخت خشیت کا عالم طاری ہے۔ پتہ نہیں کتنا لمبا سجدہ کریں گے۔ جب سکول میں ہیڈ ماسٹر تھے کسی بچہ کو سزا دینے کا موقعہ آیا۔ تو ڈرتے ڈرتے استغفار کرتے ہلکی سی سزا دی۔

پھر دیکھیں تو حضرت مولانا سرور شاہ صاحب پگڑی باندھے چوغہ پہنے آنکھیں نیچی کئے بیت مبارک کی طرف رواں دواں ہیں۔ انہیں حضرت مسیح موعود نے غضنفر یعنی شیر کا خطاب دیا تھا۔ بہت بڑے فلسفی ہیں۔ علم کا خزانہ ہیں۔ ہم کس کس کا ذکر کریں۔ چاروں طرف سے آسمانی نجوم کی آمد آمد ہے۔

بیت مبارک کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود کی زوجہ محترمہ حضرت اماں جان کی رہائش گاہ ہے۔ ایک دفعہ خاکسار کی والدہ صاحبہ خاکسار کو ساتھ لے کر حضرت اماں سے ملنے گئیں۔ اس وقت خاکسار کی عمر 6 یا 7 سال کی ہوگی۔ حضرت اماں جان باہر صحن میں ایک پلنگ پر تشریف فرما تھیں۔ گرمیوں کا زمانہ تھا۔ ساتھ ہی پانی کی ایک صراحی لکڑی کے ایک سٹینڈ پر رکھی ہوئی تھی۔ صراحی کی گردن پر ایک ہار تھا۔ شاید وہ پھول موتیا کے تھے یا چنبیلی کے۔ خاکسار کو کوئی بات تو یاد نہیں۔ صرف اتنا یاد ہے جو میخ کی طرح دل میں گڑا ہوا ہے کہ اتنے میں ندا ہوئی شاید عصر کی تھی یا مغرب کی کہ حضرت اماں جان نے فوراً نماز کی تیاری شروع کر دی۔

حضرت اماں جان کے کمرہ کے ساتھ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو اب بھی ہے۔ وہ بیت مبارک کو جاتی تھی جہاں ایک موٹا پردہ لٹکا رہتا تھا۔ ایک دفعہ خاکسار نے دیکھا کہ راہداری میں جائے نماز بچھادی گئی ہے۔ جب حضرت مصلح موعود نماز پڑھانے کے لئے وہاں سے گزر کر بیت مبارک میں تشریف لے گئے تو حضرت اماں جان اور بعض دوسری خواتین نے وہیں حضور کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ حضرت اماں جان کے صحن کے دائیں جانب باورچی خانہ تھا۔ ساتھ ہی صحن میں اچار کا ایک بڑا سا مٹکا رکھا ہوا تھا۔ عورتیں اور بچے آتے اور اجازت لے کر اچار لے جاتے تھے۔

حضرت اماں جان قادیان کی روحانی ملکہ تھیں۔ آپ ایک خاتون کو ساتھ لے کر چھتری لئے پیدل قادیان کے مختلف محلہ جات میں چلی جاتیں۔ کبھی ایک کے گھر اور کبھی دوسرے کے گھر تشریف لے جاتیں سب کا حال دریافت فرماتیں۔ ماں بن کر مشورے دیتیں دعائیں تو سب کے لئے کرتیں۔ گھر والے جو کچھ پیش کرتے خوشی سے قبول فرما لیتیں جب کسی کے گھر تشریف لے جاتیں تو گھر والے خوشی سے پھولے نہ سماتے حضرت اماں جان پان کا استعمال کرتی تھیں۔ دہلی سے آئی تھیں۔ اس لئے وہاں کے تمدن کا اثر واضح تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا زمانہ بھی عجیب تھا۔ رفیق کہتے کہ حضرت مسیح موعود کا زمانہ لوٹ کر آ گیا ہے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے بھی یہی تحریر فرمایا ہے۔ احرار کے فتنہ سے پہلے حضور جمعہ کی نماز پڑھا کر جب واپس جانے لگے۔ تو راستہ میں بیت الذکر میں لوگ دو رویہ کھڑے ہو جاتے۔ حضور سب سے مصافحہ فرماتے لوگ دعا کے لئے عرض کرتے۔ ہم بچے شروع میں مصافحہ کرنے کے بعد بھاگ کر آگے چلے جاتے اور پھر مصافحہ کرتے۔ حضور پہچان لیتے اور مسکرا دیتے۔ چہرہ چاند کی طرح چمکتا رہتا۔ پر احراری فتنہ کے بعد حفاظت کی وجہ سے یہ طریق بند ہو گیا اور ہم سب بہت اداس ہو گئے۔

احرار کے فتنہ کے زمانہ میں جب حکومت پنجاب نے حضور کو نوٹس دیا تو حضور جمعہ پر بغیر عصا کے تشریف لائے۔ خاکسار کو پوری طرح یاد نہیں کہ حضور نے کیا فرمایا مگر اتنا یاد ہے کہ لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔ جب حضور نے نماز پڑھائی تب بھی کہرام کا عالم تھا۔ یہ بھی یاد ہے کہ حضور نے ایک دفعہ تمام حاضرین جمعہ سے یہ پختہ عہد لیا کہ وہ احرار یا دوسرے لوگوں کے حملہ پر کوئی جواب نہیں دیں گے بلکہ اپنا دفاع بھی نہیں کریں گے۔ مار کھاتے جائیں گے حتیٰ کہ اگر ان کے سامنے کسی عزیز رشتہ دار کو مارا جا رہا ہو تب بھی اس کا دفاع نہیں کریں گے۔ بڑے خطرات کے دن تھے۔ یہ حضرت مصلح موعود خدا کے مقدس اور موعود اولوالعزم خلیفہ کا ہی کام تھا کہ بغیر کسی جانی نقصان کے وہ پوری جماعت خاص طور پر قادیان کی جماعت کو ان حملوں سے بچا کر لے گیا ورنہ انگریزوں کی حکومت پنجاب قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کو پوری طرح تیار تھی۔

حضرت مصلح موعود پیشگوئیوں کے مطابق جلال الٰہی کے مظہر تھے لیکن دل شفقت و رافت سے پر تھا بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم نے اس ہستی سے زیادہ شفقت کرنے والا۔ دعائیں کرنے والا اور ہمارے غموں میں شریک ہونے والا آج تک اور کوئی نہیں دیکھا۔ حضور کی آنکھیں نیم وا رہتی تھیں جب ملاقات ہوتی تب آنکھیں چار ہوتیں۔ ورنہ آنکھیں اور نظر نیچے ہی رہتی۔ خدائے قادر کی قسم ہے کہ جو محبت اور اس کی گہرائی ہم نے ان دو آنکھوں میں دیکھی اور کسی انسان رشتہ دار یا عزیز رشتہ دار میں نہیں دیکھی۔ باتیں کرتے وقت بھی حضور کی نظریں نیچے ہی رہتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود کا بھی یہی حال تھا۔

ایک جلسہ سالانہ کا واقعہ ہے کہ حضور افتتاحی خطاب کے لئے تشریف لائے اور دعا کی۔ دعا ختم ہونے پر فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک نور نازل ہوا جو سارے جلسہ گاہ پر چھا گیا۔ اس وقت ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی۔

ایسے ہی کسی جلسہ سالانہ پر عید کا موقعہ بھی آیا۔ حضور ساتھ بیت نور میں جانے کے لئے یا کسی اور کام کے لئے جلسہ گاہ سے باہر آئے تو مشتاقان دید کا یہ عالم تھا کہ محافظین کی حفاظت کی غرض سے بنی ہوئی قطاریں ٹوٹ گئیں اور حفاظت کے سارے انتظامات درہم برہم ہو گئے۔ لوگوں کا ریلے پر ریلا آتا تھا۔ ایسا نظر آتا تھا کہ لوگ اگر پیروں تلے روند دیئے جائیں تب بھی نہیں پیچھے ہٹیں گے۔ جلسہ کے آخری دن جب رات کے وقت حضور جلسہ گاہ سے دعا کروا کر اپنے گھر کار پر روانہ ہوتے۔ تب بھی دونوں طرف دور تک لوگ دو رویہ کھڑے ہو جاتے۔ لوگوں کی محویت۔ جذبہ محبت و عشق کا عجیب عالم ہوتا تھا۔ جسے الفاظ صحیح طور پر بیان نہیں کر سکتے۔

ماخوذ

ہنسی اور صحت

امریکا کے ڈاکٹر ہنٹر ایڈمس پچیس تیس سال سے یہ پرچار کر رہے ہیں کہ بیماری کے علاج میں مزاح کی بہت اہمیت ہے۔ وہ دنیا بھر میں گھوم پھر کر اپنے اس نظریے کے حق میں دلائل دیتے رہے ہیں کہ ہنسی اور قہقہے شدید سے شدید بیماری میں ہمیں سکون بخشتے ہیں اور بیماری کی شدت کو کم کرتے ہیں۔

ڈاکٹر ہنٹر یورپ، روس، وسطی امریکا اور آسٹریلیا میں اس موضوع پر لیکچر دے چکے ہیں اور بہت سے ہسپتالوں میں اس حلیے میں جاتے ہیں کہ بچے اور دوسرے مریض انہیں دیکھ کر خوب ہنسیں۔ روزانہ ان کا یہی مشغلہ ہے۔ یہ مشغلہ محض مسخرہ پن نہیں بلکہ وہ اس سے بیماروں کا علاج کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ ہنسی ایک اچھی دوا ہے اور اس سے انسان کی زندگی بڑھتی ہے۔ اسی نظریے کے تحت انہوں نے کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر 1971ء میں ایک ادارے Gesundheit Institute کی بنیاد رکھی جو اب بھی نارتھ ورجینا کے شہر آرلنگٹن میں کام کر رہا ہے۔

اب امریکہ میں ان کی زندگی کے بارے میں ایک مشہور کمپنی نے فلم بنائی ہے۔ توقع ہے کہ اس فلم سے وہ رقم جمع کرنے میں مدد ملے گی جس سے انسٹی ٹیوٹ کے تحت ایک ہسپتال قائم کرنے کا خواب پورا ہو سکے گا۔ اس ہسپتال میں قدیم اور جدید طریق ہائے علاج کا امتزاج ہوگا۔ جراحی، بچوں کا علاج، نفسیاتی معالجہ، آنکھوں کا علاج، آکوپنکچر، ہومیوپیتھی، دستی علاج، آیورویدک اور ان کے علاوہ مزاح کے ذریعے سے علاج۔ یہ سب سہولتیں اس ہسپتال میں موجود ہوں گی۔ اپنے قیام کے بارہ سال تک انسٹی ٹیوٹ شہرت سے دور رہا اور خود ڈاکٹر ہنٹر اور ان کے ساتھی بھی خاموشی سے کام کرتے رہے۔ وہ اس بات پر تلے ہوئے تھے کہ قدیم طرز علاج کے مقابلے میں اپنے طرز کو کامیاب بنائیں۔ یہ لوگ ہر ماہ پانچ سو سے ایک ہزار مریضوں کا علاج کرتے تھے جن میں سے پچاس کے قریب ایسے مریض ہوتے تھے جنہیں وہ اپنے گھروں پر رکھتے تھے۔ ان میں معمولی بیماروں سے لے کر مہلک بیماریوں کے مریض ہوتے تھے اور ایسے لوگ بھی جنہیں ان کی تنہائی کھائے جاتی تھی۔

ڈاکٹر ہنٹر نے امریکا میں ہی تعلیم حاصل کی اور انہوں نے جو انداز ہسپتالوں میں دیکھا وہ اس سے سخت بیزار ہو گئے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ اس ماحول میں گرم جوشی کی کمی تھی، سنجیدگی طاری رہتی تھی اور کاغذی کارروائی سے دم گھٹنے لگتا تھا۔ اس کے برعکس ڈاکٹر ہنٹر کے ادارے میں ایک مریض کو چار چار گھنٹے تک دیکھا جاتا ہے اور مریض اور معالج کے درمیان سے تکلف کی دیوار ہٹادی جاتی ہے۔ اکثر تو بے تکلفی کا ماحول ہو جاتا ہے اور پھر ہنسی اور قہقہے۔ ڈاکٹر ہنٹر مفت علاج کرتے ہیں اور پورے ماحول کو نہ صرف خوش گوار بلکہ غیر سنجیدہ رکھنے کی خاطر مسخرے پن تک کے قائل ہیں مثلاً یہ کہ بچوں کو ہنسانے اور مریضوں کو خوش کرنے کے لئے ڈھیلے ڈھالے کپڑے پہن لیے جائیں، چہرے پر کچھ رنگ مل لئے جائیں اور ناک پر سرخ رنگ کی ربڑ والی گیند چپکالی جائے یا سر پر لمبی سی ٹوپی اوڑھ لی جائے۔ بقول ڈاکٹر ہنٹر ”دنیا کے سب سے زیادہ لالچی ملک میں“ وہ مفت ہسپتال کے قیام کے لئے دن رات کوشاں ہیں اور برسوں سے ہفتے میں ساٹھ سے سو گھنٹے تک کام کرتے ہیں۔

اور آیئے اب یہ دیکھتے ہیں کہ آخر ہنسی اور مزاح میں ایسا کیا جادو ہے کہ ڈاکٹر ہنٹر اور ان کے ہم، خیال اسے بہترین علاج قرار دیتے ہیں۔

☆ہنسی سے نبض کی رفتار اور فشار خون میں کمی واقع ہوتی ہے اور چونکہ ہنسنے سے سانس گہرا لیا جاتا ہے لہٰذا ہمارے ریشوں کو آکسیجن زیادہ فراہم ہوتی ہے۔ ہنسی سے دماغ میں اینڈورفین نامی کیمیائی مرکب بھی خارج ہوتے ہیں جو مزاجی کیفیت کو بہتر بناتے اور اعتماد میں اضافہ کرتے ہیں، قہقہے سے عضلات کو آرام ملتا ہے اور ان پر دباؤ کم ہوتا ہے۔

☆ہنسی یا قہقہے سے شدید درد میں بھی وقتی طور پر کمی ہو جاتی ہے۔ ایک مصنف کا کہنا ہے کہ شدید بیماری کے بعد جب وہ دل بھر کر دس منٹ قہقہے لگاتا ہے تو اسے دو گھنٹے تک ایسی اچھی نیند آتی ہے جس میں اسے درد قطعی محسوس نہیں ہوتا۔ یوں لگتا ہے گویا اسے بے ہوشی کی دوا سونگھادی گئی ہو۔

☆خیال ہے کہ مزاح سے شدید بیماری کا بھی مقابلہ کیا جاسکتا ہے، کیوں کہ قہقہوں سے ہمارا مدافعتی نظام بہتر ہو جاتا ہے اور بیماریوں کا مقابلہ کرنے والے خلیوں کی کارکردگی بڑھ جاتی ہے۔ 1976ء میں شمالی کیرولینا کی ڈیوک یونیورسٹی کے کینسر سنٹر میں ایسا نظام قائم کیا گیا تھا کہ مریضوں کو ہنسنے پر آمادہ کیا جائے۔

☆ڈاکٹر جیری ڈے ای میل کے ذریعے سے لوگوں کو مزاحیہ باتیں بتاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہنسی باہمی تعلقات کو خوش گوار بناتی ہے۔ ہنسی سے لوگوں کے درمیان پایا جانے والا کھچاؤ کم ہو جاتا ہے اور باہمی احترام میں اضافہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ڈے نے جو ماہر نفسیات ہیں، یہ کہا کہ ہنسی سے افسر اور ماتحت کا فاصلہ کم ہو جاتا ہے اور تعلقات بہتر ہوتے ہیں۔

☆ کیرن ایک ایسی مزاح نگار ہیں جنہیں بعض تجارتی اداروں نے یہ ذمہ داری سونپی ہے کہ وہ اپنی تحریر سے دفتری ماحول کو خوش گوار بنائیں۔ ان کا کہنا ہے کہ دفتروں میں تھوڑی سی ہنسی اور خوش مزاجی سے بات کی جائے تو انتظامی امور میں اس سے بہت مدد ملتی ہے۔ وہ چاہتی ہیں کہ دفاتر میں مزاحیہ پوسٹر اور تصاویر آویزاں کی جائیں۔ ایک دوسرے کو نوٹ لکھنے میں یہ خیال رکھا جائے کہ اس میں مزاح کی چاشنی ہو اور ایسے خاص خاص دن مقرر کئے جائیں جن پر لوگ اپنے پسندیدہ ٹیلی وژن کرداروں کی طرح کے لباس پہن کر دفتر آئیں۔

☆ ہندوستان میں قہقہہ کلبوں کا ایک سلسلہ ہے اور صرف بمبئی میں ایسے اڑتالیس کلب قائم ہیں۔ وہاں ایسی ورزش کرائی جاتی ہے جس کا مقصد قدیم یوگا کے طرز پر سانس کی مشق کرنا ہے۔ دوپہر کے کھانے کے وقفے میں سب لوگ جمع ہو کر مختلف انداز سے ہنسنے کی مشق کرتے ہیں تا کہ پھیپھڑوں کی ورزش ہو سکے۔

(ہمدرد صحت اکتوبر 1999ء)

بقیہ صفحہ 5

نماز مغرب کے بعد جب آنحضرت ﷺ اپنے خیمے کو لوٹے تو زینب بنت الحارث کو دروازے پر انتظار کرتے پایا۔ آپؐ نے وجہ پوچھی تو اس نے عرض کی کہ وہ آپؐ کے لئے اور صحابہؓ کے لئے بکری کا بھنا ہوا گوشت لائی ہے۔ آپؐ نے اسے قبول فرمالیا۔

(واقدی و ابن ہشام غزوہ خیبر)

جب سب اکٹھے ہو کر کھانے کے لئے بیٹھے تو آپؐ نے اس گوشت سے ایک لقمہ لیا۔ دیگر صحابہؓ نے بھی اس گوشت کی طرف ہاتھ بڑھائے اور بعض نے لقمے منہ میں ڈال بھی لئے۔ حضرت بشر بن البراءؓ جو آپؐ کے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے بھی لقمہ لیا، منہ میں ڈالا اور کھانا شروع کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے لقمہ ابھی تھوڑا ہی چبایا تھا کہ آپؐ کو فوراً زہر کا علم ہوگیا۔ آپؐ نے سب صحابہؓ کو اس گوشت سے ہاتھ کھینچ لینے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ دستی کی ہڈی مجھے بتارہی ہے کہ اسے زہر میں بجھایا گیا ہے۔ اتنی دیر میں حضرت بشرؓ وہ لقمہ نگل چکے تھے۔

(زرقانی و ابن ہشام غزوہ خیبر)

آنحضرت ﷺ نے اس عورت کو بلوایا جس نے اس سازش کو عملی جامہ پہنایا تھا اور اس سے اس جرم کی وجہ دریافت فرمائی۔ اس نے یہ عذر پیش کیا کہ آپؐ نے ہماری قوم کا جو حال کیا ہے وہ آپؐ سے مخفی نہیں۔ اس لئے ہم نے سوچا کہ اگر آپؐ نبی ہیں تو آپؐ کو کوئی ضرر نہیں پہنچے گا اور اگر آپؐ بادشاہ ہیں تو ہم آپؐ سے نجات پا جائیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے اس کو درگزر فرمادیا اور اس سے کوئی انتقام نہ لیا۔

(ابو داؤد کتاب الدیات باب فیمن سقی رجلا سمًا...)

دوسری روایت میں ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا تو وہ کہنے لگی کہ ہم آپؐ کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہرگز ایسا نہیں کرنے دے گا۔ اس نے کہا۔ کیا ہم آپؐ کو قتل نہیں کر سکتے؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں۔

(مسلم کتاب السلام باب السم)

حضرت بشر بن البراءؓ اس زہر کے اثر سے جانبر نہ ہو سکے۔ ان کی وفات کو آنحضرت ﷺ کی نبوت کے ایک اعجازی نشان کے ساتھ شہادت قرار دیا۔

آنحضرت ﷺ نے مدینہ آکر اس زہر کے علاج کے لئے ایک غلام ابو ہند سے کندھوں کے درمیان کمر میں سینگیاں بھی لگوائیں۔ لیکن اس زہر کا کچھ اثر آخری وقت تک آپؐ کی زبان مبارک پر باقی رہا۔

(ابو داؤد کتاب الدیات باب فیمن سقی رجلا سمًا...)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کار پرداز۔ ربوہ۔

مسل نمبر 35116 میں سلمان حمید ولد عبدالحمید عارف قوم گل (جاٹ) پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26-11-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سلمان حمید ولد عبدالحمید عارف ڈرگ روڈ کراچی گواہ شد نمبر 1 امین احمد تنویر وصیت نمبر 25467 گواہ شد نمبر 2 مشہود احمد ناصر وصیت نمبر 27541

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

☆ مکرم راجہ فاضل احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم راجہ محمد احمد صاحب مقیم ہمبرگ جرمنی کو مورخہ 22 جولائی 2003ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مدثر احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم نور احمد صاحب نیر ہمبرگ جرمنی کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ (آمین)

درخواست دعا

○ مکرمہ کنیز احمد صاحبہ لکھتی ہیں کہ میرے خاوند محترم میجر عبدالحمید صاحب شرما کی وفات پر احباب نے اندرون ملک اور بیرون ملک سے بذریعہ خطوط اور ٹیلی فون تعزیت کی اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ اس کے معابعد مجھے ایک اور صدمہ سے دوچار ہونا پڑا۔ میرے داماد طاہر احمد صاحب سویڈن میں دو سال کینسر میں مبتلا رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ میں سب احباب کی تہہ دل سے شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

تدوین تاریخ احمدیت فیصل آباد کیلئے تعاون کی درخواست

○ تاریخ احمدیت فیصل آباد (لائل پور) مرتب کی جا رہی ہے اس سلسلہ میں درخواست ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ فیصل آباد ضلع و شہر کے بارہ میں اپنی مستند اور درج ذیل معلومات سے آگاہ فرمائیں۔

☆ مقامی جماعت کی ابتدائی تاریخ یعنی جماعت کا قیام کب اور کیسے عمل میں آیا۔

☆ ابتدائی احمدی خاندانوں کے کوائف و حالات، قبولیت دعا کے غیر معمولی واقعات، اگر کوئی نادر تصاویر ہوں تو وہ بھی عنایت فرمائیں شکریہ کے ساتھ بحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔

☆ مربیان کرام سے جن کا تعلق فیصل آباد سے رہا ہے اور ہے وہ بھی اپنے عرصہ قیام اور جملہ معلومات سے جو وہ کسی حوالہ سے رکھتے ہیں آگاہ کرنے کی درخواست ہے۔ معلومات درج ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

محمد اشرف کاہلوں C/O مکرم شیخ مظفر احمد ظفر ایڈووکیٹ
16-W-4 مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

نکاح

☆ مکرمہ انیسہ بانو صاحبہ دار الیمن وسطی حمد سے لکھتی ہیں کہ خاکسارہ کے بیٹے محمد ہارون سعید صاحب ابن مکرم محمد صادق صاحب آف لنڈن کا نکاح ہمراہ مکرمہ حسنہ یاسمین انور صاحبہ بنت مکرم محمد کریم انور صاحب آف جرمنی مورخہ 5 راگست 2003ء کو مکرم مجیب احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا مکرم ہارون سعید صاحب مکرم محمد شریف صاحب مرحوم کے پوتے اور حسنہ یاسمین انور صاحبہ مکرم ملک محمد دین صاحب خادم مرحوم المشہور دفتر آبادی والے کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین اور جماعت کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے مکرم عبد الصبور نعمان صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 8 راگست 2003ء کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ اس کا نام "امۃ الباری شافیہ" رکھا گیا ہے۔ بچی مکرم عبداللطیف صاحب صدر جماعت احمدیہ دولیاہ جٹاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کی پوتی اور مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ شعبہ رشتہ ناطہ کی نواسی ہے۔ نومولودہ کے نیک خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم ضیاء اللہ منگلا صاحب معلم وقف جدید لکھتے ہیں کہ خاکسار کی دادی مکرمہ سرداراں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم رائے اللہ بخش صاحب منگلا مرحوم (ثانی) مورخہ 4/ اگست 2003ء چک منگلا میں بعمر 82 سال وفات پا گئیں۔ اگلے روز صبح نو بجے نماز جنازہ مکرم نعمت اللہ منگلا صاحب معلم وقف جدید نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان چک منگلا میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم احمد خان صاحب منگلا معلم وقف جدید کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

○ مکرم آصف خان ولد مکرم فیاض خان صاحب دار العلوم شرقی نور کا اپنڈکس کا آپریشن ہوا ہے مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ اور کینیڈا میں بجلی کا بریک ڈاؤن

امریکہ اور کینیڈا کے متعدد بڑے شہروں میں برقی رو معطل ہونے سے زندگی بری طرح مفلوج ہوگئی افراتفری نے لوگوں کو 11 ستمبر کی یاد دلا دی۔ ٹریفک لائٹس بند ہونے سے ٹریفک جام ہوگئی۔ موبائل فون بھی کام چھوڑ گئے۔ لاکھوں افراد ٹرینوں اور لفٹوں میں مقید ہو کر رہ گئے۔ کئی شہروں میں لوٹ مار کی گئی۔ نیویارک میں لاکھوں افراد گھبراہٹ کے عالم میں سڑکوں پر نکل آئے۔ ٹورانٹو اور اٹاوہ بجلی کے نظام میں خرابی سے شدید متاثر ہوئے ہیں۔ حکام کے مطابق 12 گھنٹوں کے بعد کچھ علاقوں میں بجلی بحال ہوگی۔ امریکی معیشت کو پہنچنے والا نقصان ناقابل اندازہ ہے۔ سٹاک ایکسچینج اور ہوائی اڈے بند ہوئے۔ پروازیں منسوخ کر دی گئیں۔ کینیڈین پارلیمنٹ کی کارروائی روکنا پڑی۔ امریکہ نے 14 ایٹمی ری ایکٹر بند کر دیئے۔

بغداد میں مظاہرے بغداد میں ہزاروں افراد نے امریکہ کے خلاف مظاہرہ کیا۔ بش اور بلیئر کے خلاف نعرے لگائے۔ امریکی فوج نے مظاہرین پر فائرنگ کر دی جس سے متعدد افراد زخمی ہوگئے۔ رمادی کے قریب ایک قافلے پر حملہ کیا گیا۔ دو امریکی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔ درجنوں امریکی فوجی حملے کی جگہ پہنچ گئے ہیلی کاپٹروں نے بھی پروازیں شروع کر دیں۔ تکریت کے قریب ایک شیعہ فائرنگ سے ہلاک ہو جانے پر امریکی فوج نے معافی مانگ لی۔ شیعہ رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ ہلاک ہونے والے شخص کے ورثاء کو معاوضہ دیا جائے اور علاقے سے امریکی فوجیں چلی جائیں۔ عراقی گورننگ کونسل کے رکن جلال طالبانی نے جاپان میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ جب تک عراق میں مکمل جمہوریت قائم نہیں ہو جاتی امریکی و برطانوی افواج عراق میں رہیں

عراقی گورننگ کونسل کے حق میں قرارداد

سلامتی کونسل نے عراقی گورننگ کونسل کے حق میں امریکی قرارداد منظور کر لی ہے۔ چودہ ارکان نے قرارداد کے حق میں ووٹ ڈالے۔ شام غیر حاضر رہا۔ شام کا موقف ہے کہ عرب ممالک عراق پر قبضہ ختم کرنے اور جائز حکومت کے قیام کے حامی ہیں۔ امریکہ نے کہا ہے کہ قرارداد کے تحت عراق کی تعمیر نو میں مدد دینے کیلئے عالمی مشن قائم کیا جائے گا۔ اس طرح گورننگ کونسل کو عالمی تعاون حاصل ہو جائے گا۔

القاعدہ کا اہم رکن رضوان گرفتار امریکہ نے تھائی لینڈ سے جمیعۃ الاسلامیہ اور القاعدہ کے اہم عہدیدار رضوان بن عصام الدین کو گرفتار کر لیا ہے۔ صدر بش نے اسے اہم کامیابی قرار دیا ہے 36 سالہ رضوان پر جکارتہ اور بالی کے بم دھماکوں سمیت فلپائن، ملائیشیا اور سنگاپور میں کی گئی وارداتوں میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔

روس کا تعاون قابل تعریف ہے امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف روس کا تعاون قابل تعریف ہے طیارہ شکن میزائل سمگل کرنے والے شخص کی گرفتاری روسی فیڈریشن کی مدد سے ہوئی۔

سعودی عرب کے سفر سے گریز کی ہدایت

امریکہ، برطانیہ اور آسٹریلیا نے اپنے شہریوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ سعودی عرب جانے سے گریز کریں کیونکہ وہاں ان پر حملے کئے جانے کا امکان ہے۔ برٹش ایئر ویز پہلے ہی سعودی عرب کیلئے اپنی پروازیں منسوخ کرنے کا اعلان کر چکی ہے۔ امریکی خفیہ اداروں کو شبہ ہے کہ سعودی عرب میں امریکی اہداف کو نشانہ بنانے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔

شیعہ برادری ساتھ دے۔ صدام عربی سیٹلائٹ ٹیلی ویژن چینل الجزیرہ نے صدام حسین کا دس صفحات پر مشتمل خط جاری کیا ہے۔ جس میں صدام نے لکھا ہے کہ شیعہ برادری ساتھ دے تو قابض فوج کو نکال دیں گے۔ عراق کا نیا آئین ناقابل قبول ہے۔ خط کی تفصیلات جاری نہیں کی گئیں۔ نہ ہی یہ بتایا گیا ہے کہ صدام کے ہاتھ کا لکھا ہوا خط کس طرح پہنچا۔ نہ ہی اس پر تاریخ درج ہے۔

بھارت میں یوم آزادی پر 34 ہلاک بھارت کے یوم آزادی کے موقع پر شمال مشرقی ریاست تری پورہ اور منی پورہ میں علیحدگی پسندوں نے دو مختلف کارروائیوں میں 34 افراد کو ہلاک اور 35 کو زخمی کر دیا۔

واجپائی حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد کانگریس کی لیڈر سونیا گاندھی نے واجپائی کی حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کر دی ہے۔ انہوں نے یہ تحریک دفاعی اخراجات کی تفصیلات جاری نہ کرنے پر پیش کی۔ تحریک پر بحث 18 اگست کو جبکہ ووٹنگ 19 اگست کو ہوگی۔ تحریک کا مقصد الیکشن سے قبل بی جے پی کو کمزور کرنا ہے۔

چیچنیا میں 5 روسی فوجی ہلاک جنوبی چیچنیا میں روسی فوج کی بکتر بند گاڑی کو بارودی سرنگ سے اڑا دیا گیا۔ پانچ روسی فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

30 لاکھ ڈالر ضبط فلسطین اتھارٹی کے حکام نے ایران کی جانب سے اسلامی جہادی تنظیموں کو بھیجے جانے والے 30 لاکھ ڈالر ضبط کر لئے ہیں۔

سعودی اہلکار کو برطانیہ سے نکال دیا گیا

برطانیہ نے ایک سعودی اہلکار کو رشوت کے الزام میں نکال دیا ہے۔ انٹیلی جنس آفیسر کے بیان کے مطابق مذکورہ سعودی اہلکار نے برطانیہ میں مقیم ایسے لوگ جن کے مشرق وسطی سے روابط ہیں کے متعلق معلومات کے عوض پولیس کو رشوت کی پیشکش کی تھی۔

دنیا کا خطرناک علاقہ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ رچرڈ آرمیٹیج نے کہا ہے کہ اسرائیل اور فلسطین کے علاوہ کشمیر دنیا کی سب سے خطرناک جگہ ہے۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

سوموار	18۔اگست	زوال آفتاب	12-12
سوموار	18۔اگست	غروب آفتاب	6-52
منگل	19۔اگست	طلوع فجر	4-05
منگل	19۔اگست	طلوع آفتاب	5-33

وردی کا فیصلہ صدر نے کرنا ہے اپوزیشن

نے نہیں وزیراعظم ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ وردی اتارنے کا فیصلہ صدر نے خود کرنا ہے اپوزیشن نے نہیں۔حزب اختلاف کے رہنماؤں کو جلد مذاکرات کے لئے بلاؤں گا۔انہوں نے کہا حکومت اور اپوزیشن کے درمیان ایل ایف او پر تصفیہ ہونا چاہئے، مجلس عمل کے ساتھ مذاکرات کے ذریعے معاملات حل کرنا چاہتے ہیں۔قومی اسمبلی کا اجلاس بھی جلد بلایا جائے گا۔ہمیں ملک اور قوم کے وسیع تر مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلے کرنے چاہئیں اور پارلیمنٹ کو عزت سے چلانا چاہئے۔

پٹرول، ڈیزل اور مٹی کا تیل مہنگا پٹرولیم

مصنوعات کی قیمتوں میں ایک بار پھر اضافہ کر دیا گیا ہے۔پٹرول کی قیمت 9 پیسے فی لیٹر بڑھا کر 31.62 روپے کردی گئی ہے۔ایچ او بی سی 5 پیسے کے اضافہ کے ساتھ 35.82 روپے، مٹی کا تیل 61 پیسے مہنگا کر کے 20.15 روپے فی لیٹر جبکہ لائٹ ڈیزل آئل 48 پیسے فی لیٹر اضافہ کر کے 16.70 روپے کر دیا گیا ہے تیل کمپنیوں کی مشاورتی کمیٹی نے بین الاقوامی منڈی میں تیل کی قیمتیں بڑھنے کے پیش نظر پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کا اعلان کیا ہے۔خلیجی ممالک نے کچھ عرصہ کے دوران پٹرولیم مصنوعات میں 3.54 سے 7.32 فیصد اضافہ کیا ہے۔

پاکستان کو امن کے راستے پر چلنے کی دعوت

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان اپنا بھارت مخالف رویہ بدلے میں اسے امن کے راستے پر چلنے کی دعوت دیتا ہوں۔ پاکستان کے خلوص کا دارومدار اس بات پر ہے کہ آیا وہ سرحد پار دہشت گردی پوری طرح بند کرنے کو تیار ہے یا نہیں۔ بھارتی 56ویں یوم آزادی کے موقع پر شدید بارش کے دوران لال قلعہ میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امن کی راہ یقیناً بہت کٹھن ہے۔راستہ پتھریلا ہے اور مشکل ہے اور اس میں کہیں کہیں بارودی سرنگیں بھی ملتی ہیں لیکن جب دو ملک چلنا شروع کر دیں تو راہ کی رکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں۔

مشرف کے خلاف دھرنا دینا پڑیگا مجلس عمل

نے موجودہ حکومت اور اس کی پالیسیوں پر شدید تنقید کرتے ہوئے تحریک شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ سیاسی بحران، خارجہ پالیسی، اقتصادی و معاشی شعبوں میں ناکامیوں کا ذکر کرتے ہوئے مجلس عمل نے عوام کو جدوجہد کے آغاز کیلئے تیار رہنے کا عندیہ دیا ہے اور کہا ہے کہ صدر مشرف مذاکرات کے ذریعے اقتدار سے الگ نہیں ہونگے ان کے خلاف دھرنا دینا پڑیگا۔

وزیراعظم کی صدر مشرف سے ملاقات

وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی نے آرمی ہاؤس راولپنڈی میں صدر مملکت جنرل مشرف سے ملاقات کی۔اس ون ٹو ون ملاقات میں اہم قومی اور سیاسی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں اہم شخصیات نے اس بات کا اعادہ کیا کہ پاکستان کی ترقی اور بہتری اور بہترین ریاست بنانے کیلئے انتھک کوشش جاری رکھی جائے گی۔ جمالی نے صدر مشرف کو مجلس عمل کے ساتھ مذاکرات کے متعلق اعتماد میں لیا اور وردی پر ان کے تحفظات سے آگاہ کیا۔صدر مشرف نے کہا مذاکرات وردی سے مشروط کرنا درست نہیں، جمہوریت میں تسلسل سب کے مفاد میں ہے۔

ساحل پر ڈوبتے جہاز سے تیل کا اخراج

کراچی کی بندرگاہ پر پھنسا غیر ملکی تیل بردار جہاز سے مسلسل تیل بہہ جانے کی وجہ سے ساحلی علاقوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔سمندر تیل سے بری طرح آلودہ ہو گیا ہے۔ جہاز 50 فیصد سے زائد ڈوب چکا ہے، کلفٹن، جناح کالونی، اور بندرگاہ کے علاوہ دیگر ساحلی علاقوں میں بھی آلودگی پھیل چکی ہے۔ چار کلومیٹر تک ساحل پر تیل کی بو پھیلی ہوئی ہے۔حفاظتی انتظامات کرنے والی ٹیم کے ارکان اور شہریوں نے منہ پر ماسک پہن رکھے ہیں اور چشمے لگا رکھے ہیں علاقے کے ساحل پر جمع ہونے والے تیل کو سمیٹنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ماہی گیروں کے سمندر میں جانے پر پابندی ہے۔آگ سے بچاؤ کے طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں۔ ساحل پر مری ہوئی مچھلیاں، کچھوے اور دیگر سمندری حیات پڑی ہیں۔ جہاز میں بچا ہوا باقی تیل نکالنے کا آپریشن شروع ہو گیا ہے۔ جبکہ ڈیڑھ دو ہفتوں کے بعد جہاز کے ملبہ کو ہٹانے کا کام شروع کیا جائے گا۔ بتایا گیا ہے کہ ہاکس بے آلودگی سے محفوظ رہا ہے۔مختلف ساحلی علاقوں میں جہاز کے ذریعے اسپرے کیا گیا تا کہ آلودگی کو روکا جائے اور کسی بھی صورتحال میں آگ نہ لگے۔

عراق میں فوج بھیجنا شرعاً حرام ہے مجلس

عمل نے عراق میں پاکستانی فوجیں بھجوانے سے متعلق شرعی فتویٰ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ امریکی افواج کی قیادت میں عراق کے مسلمانوں سے دست و گریبان کرانے کیلئے پاک فوج کی تشکیل اسلامی شریعت کی رو سے حرام ہے اور جان بوجھ کر ایسا اقدام کرنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب شمار ہوگا۔ جبکہ وہاں پر جاں بحق ہونے والے فوجیوں کی نماز جنازہ بھی جائز نہیں۔روزنامہ پاکستان 16۔اگست 2003ء کے مطابق اس شرعی فتوے کا اعلان مجلس عمل کے مرکزی قائد اور 9 رکنی کمیشن کے کنوینر سمیع الحق نے لیاقت باغ میں جلسہ عام کے دوران کیا۔

پاک بحریہ کی تیسری آگسٹا آبدوز سمندر میں اتار دی گئی

پاک بحریہ کی تیسری آبدوز آگسٹا 90بی سمندر میں اتار دی گئی۔اس موقع پر کراچی کے نیوی ڈاکیارڈ میں تقریب ہوئی وائس ایڈمرل فاروق رشید نے کہا کہ آبدوز کی تیاری خود انحصاری کی جانب اہم پیشرفت ہے۔انہوں نے کہا کہ تیسری آبدوز کی تیاری پاک بحریہ کے انجینئرز کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی آئینہ دار ہے۔آگسٹا 90بی آبدوز فرانس کے ساتھ ٹیکنالوجی کی منتقلی کے سمجھوتے کے تحت تیار کی گئی ہے۔ پہلی آبدوز پی این ایس این خالد دسمبر 1999ء میں پاک بحریہ کے حوالے کی گئی تھی۔دوسری آبدوز پی این ایس ایم کی آزمائش جاری ہے جسے رواں سال کے آخر تک پاک بحریہ میں شامل کیا جائے گا۔

سوئس عدالت میں کیس پاکستان کیلئے اہم

ہے وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ سوئس عدالت میں بے نظیر بھٹو کے خلاف کیس پاکستان کیلئے بڑا اہم ہے اگر یہ کیس اہم نہ ہوتا تو بے نظیر بھٹو اس قدر اشک شوئی نہ کرتیں۔بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے انکشاف کیا کہ سوئس تحقیقاتی ایجنسیوں کی وساطت سے بے نظیر بھٹو کے مزید 61 اکاؤنٹس کا پتہ چلا ہے۔ انہوں نے کہا آصف زرداری یہاں موجود ہیں کیا وہ ان اکاؤنٹس کی تردید کرینگے۔ان دونوں کے اکاؤنٹس میں تقریباً 60 ملین ڈالرز موجود ہیں۔سوئس عدالت کا فیصلہ کسی دباؤ اور شک وشبہ سے بالا ہے۔سوئس عدالت میں کیس کو پاکستان پوری طرح لڑے گا۔ہم نے دنیا میں ثابت کیا ہے کہ بے نظیر کی قیادت بدعنوان اور بددیانت ہے۔جس نے غریب ملک کے لوگوں کے پیسے دوسرے ملک منتقل کئے۔اس فیصلے کے بعد ان کے خلاف پاکستان میں موجود مقدمات میں نئی جان پڑ گئی ہے اور ان میں بھی نئے موڑ سامنے آئیں گے۔

جشن آزادی کے موقع پر 8۔افراد ہلاک

14۔اگست کو جشن آزادی کے موقع پر ون ویلنگ اور ٹریفک حادثات میں 8۔افراد ہلاک ہو گئے پولیس نے مقدمات درج کر لئے ہیں۔

پشاور میں القاعدہ کے خلاف آپریشن القاعدہ

جنگجوؤں کی گرفتاری کے لئے قانون نافذ کرنے والے اداروں نے کارروائی شروع کر دی۔حساس ادارے اور سی آئی ڈی کی ٹیموں نے پشاور میں ایک چھاپے کے دوران القاعدہ کے ایک رکن لیبیا کے باشندے عبدالرحمن کو 5 گھنٹے مقابلہ کے بعد ہلاک کر دیا۔

الرحمن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209
پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

کوٹھی کرایہ کیلئے خالی ہے
کوٹھی برقبہ دو کنال، تین عدد بیڈروم ڈرائنگ ڈائننگ، کچن، دو عدد سٹور دو برآمدے، گیراج دونوں اطراف کھلے لان واقع 6/5 دارالصدر غربی ربوہ کرایہ پر دینا مطلوب ہے۔
رابطہ فون نمبر: 04524-211537

موسم گرما کیلئے کیوریٹو ادویات

گرمی، لو، ہیٹ سٹروک سے بچاؤ اور بداثرات کیلئے خوش ذائقہ ٹکیاں	25/-	SUMMER TONIC TABS
گرم موسم یا خوراک ناقابل برداشت ہو۔	30/-	HEAT CURE
نکسیر، گرمی یا چوٹ وغیرہ سے ناک سے خون آنا۔	30/-	EPISTAXIS CURE
سورج کی گرمی سے سردرد ہونا۔	30/-	SUN HEADACHE CURE

ادویات ولٹریچر ہمارے سٹاکسٹ سے یا براہ راست ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل ربوہ
فون آفس: 213156 کلینک: 214606
سیلز: 214576 فیکس: 212299

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29